کے حق میں آبِ حیات تھا۔

ایک دن نامعلوم کیا بات ہوئی کہ شہد کی مکھیوں کی یورش ہوئی۔ سب مالی بھاگ بھاگ کر چُھپ گئے۔ نآم دیو کو خبر بھی نہ ہوئی کہ کیا ہو رہا ہے، وہ اپنے کام میں لگا رہا۔ اُسے کیا معلوم تھا کہ قضا اس کے سر پر کھیل رہی ہے۔ مکھیوں کا غضب ناک جھلّڑ اس غریب پر ٹوٹ پڑا۔ اتنا کاٹا، اتنا کاٹا کہ بے دم ہو گیا۔ آخر اسی میں جان دے دی۔

مشق

(الف) نیچے دیے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیے:

۱- نام دیو مالی کہاں کام کرتا تھا؟

۲- وہ پودوں کی دیکھ بھال کس طرح کرتا تھا؟

۳- خشک سالی کے دنوں میں اس کا باغ ہرا بھرا کیوں رہا؟

۴- نام دیو مالی کی موت کس طرح واقع ہوئی؟

(ب) مندرجہ ذیل الفاظ اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

مقبرہ-مگن-شاداب-روگ-نڈھال-قلّت-آفت

(ج) ذیل کی اسموں کے مذکّر یا مونث بتائیے:

شیر-بُھتنی-چڑیا-مالی-چچا-بلّی-ہرن

علامہ شبلی نعمانی

ایک دل چسپ سفر

عدَن میں ایک جرمن ہمارے جہاز پر سوار ہوا جو جرمن کے مشہور عجائب خانہ کا ملازم ہے اور مدّت تک ان اَطراف میں رہ کر یورپ کو واپس جا رہا ہے۔ سیاحی و تجارت کی بدولت وہ متعدِّد زبانوں میں بے تکلف بات چیت کر سکتا ہے۔ جب وہ جہاز کے افسروں سے "اٹالین" میں، آرنلڈ سے انگریزی میں، مجھ سے عربی میں گفتگو کرتا تھا تو مجھ کو سخت تعجب اور رشک ہوتا تھا۔ کھانے کی میز پر جب ہم سب جمع ہوتے تھے تو یہی ایک شخص تھا، جو سب کا ترجمان بنتا تھا۔ اس نے عرب و افریقہ کے جنگلوں سے بہت سے عجیب و غریب جانور بہم پہنچائے ہیں۔ ایک بڑے پنجرے میں افریقہ کے بندر تھے، جن کی ہیئت معمولی بندروں سے کچھ الگ تھی۔ ان میں زیادہ تر تعجب انگریز بات یہ تھی کہ جب وہ کسی کو اپنی طرف آتا دیکھ کر غُل مچاتے تھے تو ان کی آواز سے بعض حروف مفہوم ہوتے تھے۔ میں نے اوّلاً خیال کیا کہ ہم لوگ جس طرح مثلاً بلّی کی آواز کو میاؤں سے تعبیر کرتے ہیں، یہ بھی اسی قسم کے فرضی الفاظ ہیں۔ لیکن چند بار میں نے غور سے سنا تو صاف صاف "ل" اور "یا یا" ک کی آواز محسوس ہوتی تھی۔ یہاں تک کہ اگر کوئی شخص پردے سے سنتا تو ہرگز خیال نہ کر سکتا کہ بندر کی آواز ہے۔ میں

نے مسٹر آرنلڈ سے اس کا ذکر کیا تو اُنھوں نے بھی تصدیق کی۔ غالباً اسی قسم کی مثالوں سے یورپ میں بعض لوگوں کو خیال پیدا ہوا ہے کہ بندر بھی بول سکتے ہیں۔ چناں چہ مشہور ہے کہ ایک صاحب نے مدّت کے تجربے اور تحقیق کے بعد اس زبان کے چند حروف دریافت کیے ہیں۔

عدن سے چوں کہ دل چسپی کے نئے سامان پیدا ہو گئے تھے، اس لیے ہم بڑے لُطف سے سفر کر رہے تھے۔ لیکن دوسرے ہی دن ایک پُر خطر واقعہ پیش آیا جس نے تھوڑی دیر تک مجھ کو سخت پریشان رکھا۔ ۱۰/ مئی کو میں سوتے سے اُٹھا تو ایک ہم سفر نے کہا کہ جہاز کا انجن ٹوٹ گیا۔ میں نے دیکھا تو واقعی کپتان اور جہاز کے ملازم گھبرائے پِھرتے تھے اور اس کی درستی کی تدبیریں کر رہے تھے۔ انجن بالکل بے کار ہو گیا تھا اور جہاز نہایت آہستہ آہستہ ہوا کے سہارے چل رہا تھا۔ میں سخت گھبرایا اور نہایت ناگوار خیالات دل میں آنے لگے۔ اس اِضطراب میں اور کیا کر سکتا تھا۔ دوڑا ہوا مسٹر آرنلڈ کے پاس گیا۔ وہ اس وقت نہایت اطمینان کے ساتھ کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے۔ میں نے اُن سے کہا "آپ کو کچھ خبر بھی ہے؟" بولے "ہاں، انجن ٹوٹ گیا ہے۔" میں نے کہا "آپ کو کچھ اِضطراب نہیں؟ بھلا یہ کتاب دیکھنے کا کیا موقع ہے؟" فرمایا "جہاز کو اگر برباد ہی ہونا ہے تو یہ تھوڑا سا وقت اور بھی قدر کے قابل ہے اور ایسے قابلِ قدر وقت کو رائگاں کرنا بے عقلی ہے۔" ان کے اِستقلال اور جرأت سے مجھ کو بھی

اطمینان ہوا۔ آٹھ گھنٹے کے بعد انجن درست ہوا اور بدستور چلنے لگا۔

مشق

(الف) نیچے دیے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیے:

۱- عدن کی بندرگاہ سے جو جرمن سوار ہوا تھا، اُس کی کس خوبی نے علامہ شبلیؒ کو متاثر کیا تھا؟

۲- جرمن افریقہ کے جنگلوں سے جو بندر لایا تھا ان میں کیا خصوصیت تھی؟

۳- ۱۰/ مئی کی صبح کو جہاز میں کیا واقعہ پیش آیا تھا؟

۴- مسٹر آرنلڈ جہاز کے خراب ہونے کے وقت کیا کر رہے تھے؟

۵- جہاز کی خرابی کے وقت کتاب پڑھنے کے بارے میں آرنلڈ نے علامہ شبلیؒ سے کیا کہا؟

(ب) ذیل کے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں:

عجائب خانہ - بے تکلف - ترجمان - مفہوم - ہم سفر

(ج) جزو "الف" اور جزو "ب" میں سے ہم معنی الفاظ چن کر لکھیے:

(الف) متعدد بار، اضطراب، حیرت، غُل، استقلال، ملازم

(ب) پریشانی، کئی بار، نوکر، ثابت قدمی، تعجب، شور

(د) اس سبق کا خلاصہ اپنے لفظوں میں لکھیے۔